جو لوگ حدیث کو شرعی حجت نہیں مانتے ان کا فتنہ تو تھا ہی جس کے رد اور جواب میں اب تک متعدد کتابیں اور بیسیوں مقالات نکل چکے ہیں لیکن ان لوگوں کے برخلاف بعض اہل قلم کا ایک یہ طبقہ بھی پیدا ہوتا جارہا ہے جو اگرچہ حجیت حدیث کا منکر نہیں ہے لیکن احادیث پر نقد و جرح کے باب میں اس قدر آزاد اور بے باک واقع ہوا ہے کہ صحیح بخاری کی بھی کوئی حدیث اگر اس کی سمجھ میں نہیں آتی تو وہ بے تکلف اس کو مجروح قرار دیدیتا ہے۔ اسی طبقہ کو سامنے رکھ کر لائق مصنف نے یہ کتاب لکھی ہے۔ چنانچہ اس میں اصول نقد و جرح اور ائمہ حدیث کے مستند بیانات کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ صحیح بخاری کو جو اصح کتاب بعد کتاب اللہ کہا جاتا ہے وہ مبنی بر حقیقت ہے۔ اور اس میں بیجا حسن ظن کو دخل نہیں ہے۔ لائق مصنف نے یہ کتاب کافی محنت سے مرتب کی ہے اور فن حدیث کی مشہور کتابوں سے مدد لی ہے۔

اگرچہ اس کتاب میں صحیح بخاری کی ان روایات پر گفتگو نہیں کی گئی جن پر علامہ دارقطنی اور ابن جوزی وغیرہ نے کلام کیا ہے۔ تاہم مختلف قسم کی مفید معلومات کے جمع ہوجانے کی وجہ سے کتاب اس قابل ہے کہ عام قارئین کے علاوہ حدیث کے طلبا بھی اس کا مطالعہ کریں۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں منکرین حدیث کے بعض جوابات اور امام بخاری کا سرسری تذکرہ ہے۔

اس مقدمہ کے شروع ہی میں یہ پڑھ کر تعجب ہوا۔ لائق مقدمہ نگار نے لکھا ہے "عرف میں حدیث کا لفظ قرآن عزیز اور آثار نبویہ پر بولا گیا ہے۔ آنحضرتؐ کے ارشادات اور افعال و اجتہادات اور خاموشیاں آثار میں شامل ہیں" معلوم نہیں یہ کون سا عرف ہے جس میں حدیث کا لفظ قرآن پر بھی بولا گیا ہے۔ پھر آنحضرتؐ کی خاموشیوں کو آثار کہنے کا کیا مطلب ہے۔ اس کے علاوہ اقوال و افعال نبوی پر حدیث یا خبر کا اطلاق ہوتا ہے اور اقوال و اعمال صحابہ پر اثر کا۔ اس لیے آنحضرتؐ کے ارشادات اور افعال کو آثار کہنا محدثین کی اصطلاح کے خلاف ہے۔

"اعلام القرآن"۔ از مولانا عبدالماجد دریابادی۔ تقطیع خورد۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات کتابت طباعت بہتر۔ قیمت دو روپے پچیس نئے پیسے۔ پتہ۔ صدق جدید بک ایجنسی کچہری روڈ لکھنؤ

مولانا عبدالماجد صاحب نے قرآن مجید کی خدمت کے لیے جو وسیع پروگرام بنایا ہے اس کے سلسلہ